

ڈاکٹر صلاح الدین ثانی ☆

## جانوروں کے حقوق اور ان سے حسن سلوک

### سیرت طیبہ <sup>ﷺ</sup> کی روشنی میں



تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جس نے قلب و لسان کے ذریعے بنی نوع انسان کو تمام مخلوقاتِ عالم پر شرف (۱) و بیان (۲) (گفتگو) کی دو نعمتوں کی بدولت جملہ حیوانات پر فضیلت عطا کی، ارشادِ بانی ہے

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (۳)

غم نے آپ ﷺ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے آپ ﷺ کا وجود بھی انسانوں کے لئے باعثِ رحمت تھا۔ جس کے سبب دنیائے انسانیت اجتماعی عذاب سے محفوظ رہی۔ آپ ﷺ کے ذریعے کروڑوں اور اربوں انسانوں نے ہدایت پا کر جہنم سے نجات حاصل کی اور قیامت تک حاصل کرتے رہیں گے، روز قیامت بھی آپ ﷺ کی سفارش پر بے شمار مسلمان (۴) جہنم سے نجات پائیں گے۔ آپ ﷺ کے کاشانہِ رحمت سے صرف انسان ہی نہیں حیوانات بھی مستفید ہوئے، آپ نے جہاں انسانوں کے لئے رحمت و شفقت سے بھرپور قوانین بیان فرمائے وہاں حیوانات بھی محروم نہیں رہے۔ بلکہ کائنات کی کوئی مخلوق بھی محروم نہیں رہی۔

انسانوں اور حیوانوں کا باہمی تعلق ناطق و غیر ناطق کی تفریق کے ساتھ ابتدائے

آفرینش سے ہے اور قیامت ہی نہیں بلکہ قیامت کے بعد جنت میں بھی باقی رہے گا۔ ہماری دنیا سمیت دیگر سیاروں، فضاؤں، سمندروں میں حیوانات کی تعداد کتنی ہے؟

وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ - (٥)

ان لشکروں کی تعداد سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

حیوانات میں سے کچھ وہ ہیں جن کا انسانوں سے قریبی تعلق ہے، ان حیوانات کے ساتھ رہنے، ان کو بطور خوراک استعمال کرنے سے ان کے خصائل بھی انسانی عادات و اخلاق اور زبان کا حصہ بن چکے ہیں۔ مثلاً گھوڑے میں مفاخرت کا جذبہ موجود ہے، چنانچہ شہسوار میں بھی یہ اثرات نمایاں ہوتے ہیں، اس طرح اونٹ کا کینہ، شیر کی شجاعت، لومڑی کی عیاری، باتھیوں کی ذکاوت، سانپوں کا انتقام، کوؤں کی حرص وغیرہ محاورات ہماری زبان و ادب کا حصہ بن چکے ہیں۔

### جانور کی لغوی و اصطلاحی تعریفات

جانوروں کے حوالے سے بحث آگے بڑھانے سے پہلے ضروری ہے کہ جان لیں کہ ان سے کون سی مخلوق مراد ہیں۔ نسیم اللغات کے مطابق جانور کے معنی حیوان، جاندار، ذی روح کے ہیں۔ (٦) حیوان مطلق کہتے ہیں بے سلیقہ کو، حیوان ناطق انسان کو اور غیر ناطق کا اطلاق جانوروں پر کیا جاتا ہے۔ (٧) گویا جانور جو کہ فارسی کا لفظ ہے اس کے معنی حیوان غیر ناطق کے ہوں گے۔ حیوان / جانور کی اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے ابو جیب لکھتے ہیں:

كل ذی روح ناطقا كان او غیر ناطق مأخوذ من الحیاة یستوی فیہ

الواحد والجمع

حیوان ہر ذی روح شئی کو کہا جاتا ہے خواہ وہ بولتی ہو یا نہ بولتی ہو۔

یعنی وہ حیوان ناطق ہو یا غیر ناطق ہو۔ (٨) یہ لفظ واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور قرآن میں بھی انہی معنی میں مستعمل ہے۔ (٩) اس کی ایک تعریف ابجد العلوم کے مطابق یہ ہے، علم حیوان وہ علم ہے جس میں جانوروں کی مختلف قسموں کے خواص، عجائب و غرائب منافع و مضرات سے بحث کی جاتی ہے۔ اس علم کا موضوع حیوانات

ہیں۔ اس میں دریائی جانور، خشکی میں رہنے والے، اڑنے والے، چلنے والے، ریگنے والے سب شریک ہیں۔

علم الحيوان کی غرض و غایت جانوروں سے نفع حاصل کرنا، بطور دواء استعمال کرنا، ان کے نقصانات سے بچنا اور عجیب و غریب کیفیات و خصوصیات سے واقف ہونا ہے۔ (۱۰)

حیوانات کے علم کو علم حیاتیات کہا جاتا ہے۔ اس میں علم الابدان، جنینات، تقابلی اتانومی، حیوانی فزیالوجی، تقابلی فزیالوجی، ممالوجی، اتھروپالوجی اور فی تھالوجی شامل ہیں۔ (۱۱) حیوانات کا اطلاق چرند و پرند تمام مخلوقات پر یکساں ہوتا ہے۔ (۱۲)

جانوروں کے ساتھ غیر مسلموں کا سلوک اسلام سے پہلے اور بعد میں اسلام میں جانوروں کے کیا حقوق بیان کئے گئے ہیں؟ اور ان سے حسن سلوک کی کیا تعلیم دی گئی ہے؟ اسے سمجھنے کے لئے تقابلی مطالعے کی ضرورت ہے۔ لہذا میں اسلامی تعلیمات پیش کرنے سے پہلے غیر مسلموں کے سلوک کو بیان کر رہا ہوں تاکہ سیرت ضیہ کی خوبیاں زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آسکیں۔ مجیب اللہ ندوی لکھتے ہیں:

اسلام نے محنت کش جانوروں تک کے حقوق کا تحفظ کیا ہے، جب کہ دنیا کے کسی مذہبی یا سیاسی دستور میں محنت کش جانوروں کے حقوق کا کوئی ایسا مکمل قانون موجود نہیں ہے جس میں ان کے حقوق کی پوری ضمانت و حفاظت کی گئی ہو، اگر کہیں قانونی طور پر بعض جانوروں کی حفاظت بھی کی گئی ہے، تو اس کا تعلق محض جذبات و روایات یا محض مادی منفعتوں سے ہے، مگر اس حیثیت سے ان کے حقوق متعین نہیں کئے گئے ہیں کہ وہ بھی خدا کی ایک بے زبان مخلوق ہیں، اس لئے ان کے ساتھ بھی انسان کو رحم و کرم کا معاملہ کرنا چاہئے۔ ضرورت کے لئے ان سے کام لینا اور فائدہ اٹھانا تو صحیح ہے، مگر ان پر ظلم و ستم کرنا، ان کو آرام نہ پہنچانا اخلاق و قانون دونوں لحاظ سے مجرمانہ فعل ہے۔ (۱۳)

دنیا میں جو قوانین بنائے گئے تھے ان میں جانوروں کا کسی کو نقصان پہنچانے کی

صورت میں مواخذہ تھا، خود جانوروں کو جو نقصان پہنچائے یا ایذا پہنچائے اس پر قوانین نہیں وضع کئے گئے تھے۔ بقول ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں جانوروں کو انسان کی طرح سمجھا جاتا تھا حالانکہ انسان تو عقل و دانائی رکھتا ہے، صورت حال یہ تھی کہ جانوروں پر انسان ہی کی طرح مقدمات دائر کئے جاتے تھے اور ان پر قید و بند، جلا وطنی اور موت کی سزا کا حکم سنایا جاتا تھا۔ ٹھیک انسان ہی کی طرح۔

### یہودی قوانین

یہودی قوانین میں یہ ہے کہ اگر کوئی بیل کسی مرد یا عورت کو سینگ سے زخمی کر دے اور اس زخم سے اس کی موت واقع ہو جائے تو بیل کو رجم کیا جائے گا، اور اس کا گوشت حرام قرار دیا گیا اور اگر یہ بیل سینگ مارنے کا عادی نہ ہو تو مالک پر کسی قسم کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی اور اگر اس کی یہ خصلت بن گئی ہو اور عوام نے مالک کو متنبہ کیا ہو اور اس نے لوگوں کے متنبہ کرنے پر کوئی توجہ نہ دی ہو اور اسے آزاد چھوڑ دیا ہو۔ یہاں تک کہ وہ جانور کسی مرد یا عورت کی ہلاکت کا سبب بن جائے تو بیل کو رجم کیا جائے گا اور مالک کو پھانسی دی جائے گی۔

یہودی قوانین کے مطابق ایک دوسری صورت بھی تھی، وہ یہ کہ اگر کوئی مرد یا عورت کسی جانور سے اپنی جنسی خواہشات پوری کرے تو مرد یا عورت اور جانور دونوں کو قتل کیا جائے گا۔

### یونانی قوانین

قدیم یونانی قانون میں جانور اور وہ پتھر جو کسی انسان کی ہلاکت کا سبب بنا ہو اس کے لئے خاص عدالت تھی۔ اس کو برتانیوں سے موسوم کیا جاتا تھا، یہ اس جگہ کا نام ہے جہاں عدالت لگتی تھی اور جیسا کہ افلاطون نے اپنی کتاب ”القوانین“ میں ذکر کیا ہے کہ جب کوئی جانور کسی انسان کو مار ڈالے تو مقتول کے ورثا کو یہ حق ہے کہ وہ عدالت میں جانور پر دعویٰ دائر کریں اور ورثاء کو کسانوں میں سے قاضی مقرر کرنے کا اختیار ہے اور جانور پر ثبوت جرم کے بعد قصاص واجب ہوگا اس کے مردہ جسم کو شہر سے دور ڈلوادیا جائے گا اور

اس حکم سے وہ قتلِ مستثنیٰ ہے، جو انسانوں اور حیوان کے درمیان مقابلہ آرائی کے اسٹیج سے وجود میں آیا ہو اس پر کسی قسم کی فرد جرم عائد نہیں ہوگی، جب کوئی پتھر کسی انسان پر آگرا ہو اور وہ جانبر نہ ہو سکا ہو تو قریب ترین ورثاء کو یہ حق پہنچتا تھا کہ وہ اپنے پڑوسی میں سے کسی کو قاضی مقرر کرے تاکہ وہ پتھر کے خلاف فیصلہ صادر کرے کہ اسے شہر کے حدود سے باہر پھینک دیا جائے، اور ان کے نزدیک جانوروں کی ذمہ داری قتل کے حالات پر محدود نہیں تھی بلکہ قتل سے کم تمام زیادتیوں میں بھی وہ ذمہ دار ٹھہرائے جاتے تھے۔

مثلاً کوئی کتا کسی انسان کو کاٹ کھاتا تو اس وقت کتے کے مالک پر ضروری ہو جاتا کہ وہ فوراً اس کے حوالے کر دے جسے اس نے کاٹا ہے، رسی وغیرہ میں باندھ کر، تاکہ وہ جس طرح چاہے اپنے زخم کا بدلہ لے لے، خواہ قتل کر کے یا کسی دوسری سزا کے ذریعے، اسی طرح ان کے نزدیک یہ قانون تھا کہ جانوروں کو سزا دی جاتی آقا کی زیادتی پر یا اس کے خاندان کی زیادتی پر بعض احوال میں، چنانچہ جس پر کسی جرم کے ارتکاب کے سلسلے میں فیصلہ جاری کیا جاتا جلا وطنی کا، خواہ وہ جرم مذہب یا حکومت کے خلاف ہو۔ آقا اور اس کے اہل بیت اور اس کے تمام جانوروں اور اس کی ساری جائداد پر حکم لگایا جاتا جلا ڈالنے کا، منہدم کرنے کا اور قرتی و ضبطی کا۔ (گویا انسان کے جرم کی سزا جانور کو بھی دی جاتی تھی)

## رومی قوانین

قدیم رومیوں کے قانون کی ایک دفعہ ہے جس کے ذریعے بیل اور اس کے مالک کو جلا وطن کرنے کا حکم نافذ کیا جاتا ہے۔ جب کہ بیل ہل جوتے ہوئے کھیت کی مینڈپار کر جائے، اور رومن میں اس کتے کی یہ سزا مقرر کی گئی تھی، جو کسی انسان کو کاٹ کھائے تو کتے کا آقا اپنے کتے کو زخم خوردہ شخص کے حوالے کر دے اور جس طرح چاہے اس کتے کے ساتھ معاملہ کرے، اسی طرح ایک دفعہ اس جانور کے لئے بھی تھی جو اپنے مالک کے علاوہ کسی اور کے علاقے کی گھاس چر جائے۔

اور بالکل اسی طرح کے قوانین جانوروں کی سزا کے سلسلے میں قدیم جرمنی اور یونان میں تھے۔

## ایرانی قوانین

قدیم فارس کے نزدیک معاملہ اس سے بھی زیادہ انوکھا اور نرالا تھا وہ یہ کہ وہ کتا جو ایک دوسرے سے لڑ کر زخمی ہو گیا ہو اور وہ کسی بکری کو کاٹ کھائے۔ بعد میں وہ بکری مر گئی، یا اس نے انسان کو زخمی کر دیا، تو اس صورت میں اس کا دایاں کان کاٹا جائے اور اگر اس نے دوبارہ یہ حرکت کی تو بائیں کان کاٹا جائے گا اور تیسری حرکت میں دایاں پیر کاٹا جائے گا اور چوتھی حرکت میں بائیں پیر کاٹا جائے گا اور پانچویں مرتبہ اگر اس طرح کی حرکت صادر ہوئی تو اس کے آگے تناسل کو جڑ سے کاٹ دیا جائے گا۔

## فرانسیسی قوانین

یورپ کے عصور وسطیٰ میں فرانس وہ پہلا ملک ہے جہاں تیرہویں صدی مسیحی میں جانوروں کی جنایت (جرم) پر سزا کا مقدمہ اس عدالت میں پیش کیا گیا جہاں سے انسانوں کے مقدمات فیصلہ ہوتے ہیں، پھر چودھویں صدی میں دنیا بھر میں اس پر عمل ہونے لگا، ”بلجیکا“ میں پندرہویں صدی میں بعد ازاں یکے بعد دیگرے ہالینڈ، جرمنی، اٹلی اور سوئڈن میں سولہویں صدی میں اور یہ عمل انیسویں صدی تک ان کی قوموں میں جاری رہا۔

## یورپ کے قوانین

یورپ میں جانوروں کا مقدمہ جنسی علیہ یا عدالت کی طرح سے دعوے پر قائم ہوتا تھا، پھر مجرم جانور کی طرف سے ایڈووکیٹ دفاع کرتے، اور عدالت جانور کو احتیاطاً حراست میں رکھتی، پھر جج حکم صادر کرتا اور یہ حکم عوام کی موجودگی میں نافذ ہوتا جس طرح انسانوں کے بارے میں فرمان جاری ہوتے ہیں، اور کبھی جانور کو سنگسار کر کے ختم کرنے کا فرمان جاری ہوتا اور کبھی سر قلم کرنے اور کبھی بعض اعضاء کو کاٹنے کا۔ کسی کے ذہن و دماغ میں یہ بات نہیں آسکتی ہے کہ فیصلہ صرف تفریح طبع کے لئے ہے بلکہ یہ قطعی اور حتمی فیصلہ ہوتا تھا۔ ایک دلچسپ پہلو یہ ہے کہ وہ اسباب جو اہل یورپ کو جانوروں کے خلاف معاملہ کو عدالت تک پہنچانے میں آمادہ کرتے تھے ان کے نزدیک طبعی اور فطری قوانین کی خلاف

ورزی ہی تھی۔ چنانچہ جانوروں پر جادو کا الزام لگایا جاتا تھا۔ اور یہ ایک بہت بڑا جرم ہے، جس کے مرتکب کو آگ میں جلانے کی سزا دی جاتی تھی، بڑے لطف کی بات یہ ہے کہ وہ اس موقع پر ایک عظیم الشان تقریب منعقد کرتے تھے اور ایک بڑے مجمع کے سامنے حکم صادر کیا جاتا تھا۔ پھر جلاد لکڑی کے ایک گٹھر کے ساتھ آتا تھا اور اسے وہ ایک میدان کے بیچوں بیچ رکھ دیتا تھا۔ اور وہ بلیاں حاضر ہوتی تھیں، جن کے خلاف فیصلہ صادر کیا جاتا، ہر بلی لوہے کے ایک مضبوط پیجرے میں ہوتی اور جب حکم جاری کرنے کا وقت قریب ہوتا اس وقت بعض پادری آتے اور ان کے ساتھ بعض سرکاری افسران بھی ہوتے، چنانچہ ان میں سے ایک آگے بڑھتا، اس کے دونوں ہاتھوں میں آگ کا انگارہ ہوتا۔ لکڑی کو سلگانے کے لئے پھر ایک افسر بلیوں کو آگ میں ڈالنے کا حکم جاری کرتا۔ یہاں تک کہ ساری بلیاں خاکستر ہو جائیں۔ جادو کی سزا میں۔ (۱۴) گویا ان کے نزدیک بلیاں بھی جادوگر تھیں اور جادو کی جو سزا انسان کے لئے تھی وہی بلی کے لئے بھی تھی گویا بلی اور انسان ایک برابر تھے یہ تھی یورپ کا شاہی عدل، فاعتبروا یا اولی الابصار

## ہندو قوانین

ہندو قوانین کی مستند ترین کتاب ار تھ شاستر میں بھی جانوروں سے متعلق بہت سے قوانین مختلف مقامات پر بیان کئے گئے ہیں، سرکاری و غیر سرکاری تمام جانوروں کے بارے میں حکم ہے انہیں داغا جائے اور قدرتی علامات سمیت رجسٹر میں درج کیا جائے۔ جس کے پاس غیر داغ شدہ جانور ہو تو اس پر جرمانہ کیا جائے۔ (۱۵) طبعی موت مرنے والے کی کھال مع داغ حکومت کے پاس جمع کرائی جائے۔ (۱۶) ہاتھیوں اور گھوڑوں کی سات اقسام بیان کر کے ہر ایک کے جدا جدا احکام بیان کئے گئے ہیں۔ (۱۷) اسی طرح ہاتھیوں کے استعمال کی عمر ۲۰ سال مقرر کی گئی ہے۔ (۱۸) جو انہیں ایذا پہنچائے اس پر جسمانی و مالی جرمانہ مقرر کیا گیا ہے۔ (۱۹) جانوروں کی رہائش کے قوانین بھی بیان کئے گئے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ نخلی ذات کے انسانوں کے لئے ہندو مذہب میں جو قوانین وضع کئے گئے ہیں جانوروں کے قوانین ان سے لاکھ درجہ بہتر ہیں۔

## عرب جاہلی معاشرے کے قوانین

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف انسانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ پوری مخلوق کے لئے رحمت تھے۔ نباتات و حیوانات کے بارے میں آپ ﷺ کے خصوصی رویوں اور ارشادات کا پتہ چلتا ہے بالخصوص حیوانات کے بارے میں آپ ﷺ کے واضح ارشادات ہیں۔ چونکہ جاہلی معاشرہ بنیادی طور پر ایک ظالم معاشرہ تھا اور اس ظلم کی بنیاد قوت تھی۔ ہر طاقتور سب کچھ کر گزرنے کو اپنا حق سمجھتا تھا اور ہر کمزور ظلم کا شکار ہوتا ہے۔ جاہلی عرب طاقت کے جائز ناجائز استعمال کو نہ صرف ضروری خیال کرتے تھے بلکہ اسے مسلمہ اصول سمجھتے اور اس کے اظہار پر فخر کرتے۔ طاقت کا استعمال اقدام و دفاع دونوں میں یکساں طور پر مرغوب تصور کیا جاتا تھا۔ عرب شعراء نے مسلک جارحیت کو اپنے اشعار کی زینت بنایا ہے۔

مثلاً۔

الا لا یجھلن احد علینا فنجھل فوق جھل الجاہلینا  
ومن لم یزد عن حوضہ بسلاحہ یهدم ومن لا یظلم الناس یظلم (۲۰)

جاہلی عربوں کی ظالمانہ روش کا شکار ہر کمزور مخلوق تھی۔ بچوں پر، عورتوں پر، غلاموں پر اور سب سے بڑھ کر حیوانوں پر جو مظالم ہوتے اس کی کوئی حد نہیں۔

جب کوئی شخص مر جاتا تو عربوں میں رواج تھا اس کی سواری کے جانور کو اس کی قبر پر باندھ دیتے اور اس کو کھانا پانی کچھ نہیں دیتے، یہاں تک کہ جانور بھوک پیاس سے تڑپ تڑپ کر مر جاتا تھا۔ (۲۱) عربوں نے اس رسم کا نام البلیۃ رکھا تھا۔ (۲۲) محمد انسائیکلو پیڈیا آف سیرۃ Muhammad Encyclopaedia of Seerah کے مطابق عربوں میں ایک طریقہ یہ رائج تھا کہ وہ جانور کو کسی چیز سے باندھ کر اس پر نشانہ بازی کرتے تھے یہاں تک کہ وہ زخموں سے چور ہو کر ہلاک ہو جاتا اس کے بعد وہ اسے اپنی ضروریات کے لئے استعمال کرتے تھے۔ (۲۳) مدینہ میں یہ رسم تھی کہ زندہ جانور کا کوئی عضو کاٹ لیتے مثلاً دنبہ کی چکی، اونٹ کا کوهان یا ایک پاؤں اور اسے پکا کر کھالیا کرتے تھے۔ (۲۴) عربوں میں ایک عادت یہ تھی وہ جانور کو ذبح کرتے وقت بہت تکلیف دیتے تھے کبھی کبھار چھری سے



ذبح کرنے کے علاوہ اس کی گردن پر بھاری پتھر یا لکڑی مار کر ہلاک کر کے استعمال کرتے جس سے جانور کو بہت تکلیف ہوتی اور تڑپ تڑپ کر جان دیتا تھا۔ (۲۵) جانوروں کے منہ پر بطور علامت کے داغ لگایا جاتا تھا۔ (۲۶) جانوروں کو باہم لڑاتے تھے یہاں تک کہ جانور زخمی یا معذور ہو جاتے تھے۔ (۲۷) پرندوں کو پکڑنے (۲۸) اور ان کے انڈے نکال لینے کا بھی رواج تھا۔ (۲۹) عربوں میں بد عقیدگی کی بنا پر رواج تھا کہ اونٹ کے گلے میں تانت کا قلابہ یا ہار ڈالا کرتے تھے۔ (۳۰) غرض کہ اہل عرب وہ قوم تھے جو لڑکیوں کو زندہ درگور کیا کرتے تھے، بھلا ان کی نگاہ میں جانور کی کیا قدر و قیمت ہو سکتی ہے؟ آپ ﷺ کی آمد سے پہلے روئے زمین کے چپے چپے پر ظلم و جور کا قانون تھا، عدل ناپید تھا۔ بقول علامہ دمیری گدھ اور شتر مرغ کا فرق مٹنے لگا، بھجو زہریلے سانپ کے منہ لگنے لگا، دودھ چھنے بچے حیوانوں کی برابری کرنے لگے، مچھلی اور گدھ کو برابر سمجھا جانے لگا، ہر ایک نے بچو کے اخلاق اپنالے، مقتداؤں نے چیتے کی کھال اوڑھ لی، برائیوں کو کبوتر کے طوق کی طرح گردن میں ڈال لیا، بڑوں نے یہ سمجھ لیا وہ خود قتا (پرنده) سے زیادہ سچے اور ان کے چھوٹے فاختہ (پرنده) سے زیادہ خطاکار ہیں، تجربہ کار بوڑھا دو مشکیزوں والی عورت ثابت ہونے لگا، حاذق داناد یہی بات معلوم ہونے لگا، عاقل اشقر (پرنده) کی طرح حیران اور طالب علم حباری (پرنده) کی طرح سرگرداں نظر آنے لگا، کہنے والا کہہ رہا تھا جنگلی گدھ امل گیا تو سارا شکار مل گیا، حق کا متلاشی سیٹی بجانے والے پرندے کی طرح بار بار کہہ رہا تھا خاموش رہو خاموش رہو۔ (۳۱) اتنے میں صدائے بازگشت گونجتی ہے۔

قولوا لا اله الا الله محمد رسول الله تفلحون۔

کہہ دو اللہ ایک ہے، محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، کامیاب ہو جاؤ گے۔

ایک شاعر کے الفاظ میں۔

اک مہر جہاں تاب ابھرتا ہے حرم سے

اب جھوٹے خدا اپنے چرانگوں کو مٹائیں

اس صدا پر انس و جن جمادات و نباتات سب ہی لبیک کہتے ہیں، پھر مدینہ کی

گھاٹیوں سے کچھ اس طرح استقبال ہوتا ہے!

طلع البدر علينا - من ثنيتات الوداع

وجب الشكر علينا - مادعى لله داع

ہم پر جو دھویں کا چاند طلوع ہو گیا ہے گھاٹیوں سے۔ ہم پر اس کا شکر ادا کرنا لازم ہے جو بلانے والا اللہ کی طرف بلاتا ہے۔

آپ ﷺ کی آمد سے انس و جن نباتات و جمادات ہر ایک پر بلکہ ہر طرف رحمت ہی رحمت کا ظہور ہوا کائنات آپ ﷺ کے سایہ عاطفت کی بدولت ہدایت، تحفظ، عدل و مساوات سے مالا مال ہو گئی۔

### معروف مستشرق کا اعتراف

معروف مستشرق آروی سی بوڈلے اعتراف کرتے ہوئے کچھ اس طرح رقم طراز ہے! آپ ﷺ نے مسلمانوں کو جانوروں کی پرورش اور ان سے اچھا سلوک کرنے کے لئے یہ فرمایا کہ کوئی بھی شخص اپنے مویشیوں کے ساتھ برا سلوک نہ کرے اور نہ انہیں بے جا مارے پیٹے، جانوروں کے بارے میں بھی عربوں میں ایک جاہلیت کی رسم چلی آرہی تھی کہ جب کوئی آدمی مر جاتا تو اس کے جانوروں کو بھی اس کی قبر پر رسی سے باندھ دیا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ چند دنوں میں وہ مویشی بھی بھوک پیاس سے مر جاتا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عربوں کی اس رسم جاہلیہ کو بمشکل ختم کرا دیا۔ اسی طرح بعض شوقین لوگ مختلف مقابلوں میں نشانے بازی اور تیر اندازی میں زندہ پرندوں کو ہدف بناتے تھے لیکن آپ ﷺ نے اس رسم کا بھی کلی خاتمہ کر دیا۔ بعض لوگ اپنے گھوڑوں کی ایال اور دم کے بالوں کو کلپ یا پن لگا کر باندھ دیا کرتے تھے، اس طرح یہ مویشی صحیح طور پر اپنے جسم کی صفائی اور مکھیوں سے چھٹکارہ نہیں حاصل کر سکتے تھے۔ آپ ﷺ نے جانوروں پر اس معمولی جبر کو بھی ناپسند فرمایا اور کہا کہ گھوڑے کی ایال اور دم کو کلپ نہ لگائے جائیں۔ آپ ﷺ نے جانوروں پر قوت سے زیادہ بوجھ

لادنے والے افراد کو بھی تنبیہ کی کہ وہ جانوروں کی استطاعت اور طاقت کے مطابق ان پر بوجھ لاد کریں۔ (۳۲)

## اسلام میں جانوروں کی اہمیت

اسلام سے پہلے جانوروں کے ساتھ اقوام عالم میں جو سلوک رائج تھا اس کو آپ ملاحظہ کر چکے، اب آپ قرآن اور سنت نبویہ کی روشنی میں اسلامی نقطہ نظر ملاحظہ فرمائیں:

حیوانات کا تذکرہ قرآن کریم میں

ہم جانوروں کے حقوق اور حسن سلوک اور ان کی اہمیت کے حوالے سے قرآن کا مطالعہ کرتے ہیں تو سب سے پہلے یہ بات سامنے آتی ہے کہ قرآن کی بہت سی سورتوں کے نام ہی جانوروں کے نام پر ہیں، مثلاً النمل (چونٹی)، العنکبوت (مکڑی)، البقرة (گائے / بچھڑا)، النحل شہد کی مکھی، الفیل ہاتھی وغیرہ اور ایسے جانوروں کی تعداد تو بہت زیادہ ہے جن کا نام بنا کر لیا گیا ہے۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں مچھلی (۳۳)، سانپ (۳۴) سور / خنزیر (۳۵)، گھوڑا (۳۶)، بھیڑیا (۳۷)، اُباتیل (۳۸)، کوا (۳۹)، ہدھد (۴۰) مکڑی (۴۱)، ہاتھی (۴۲)، بندر (۴۳)، کتا (۴۴)، شہد کی مکھی (۴۵)، اونٹ (۴۶)، گائے بچھڑا (۴۷)، بھیڑ (۴۸)، چوونٹی (۴۹)، مکھی (۵۰)، خنجر (۵۱)، کھٹل (۵۲)، مینڈک (۵۳)، گدھا (۵۴)، نڈی (۵۵) وغیرہ ۱۲۴ سے زائد آیات ہیں جن میں حیوانات یعنی چرند و پرند کا ذکر کیا گیا ہے۔ متعدد جانوروں کو انسانوں کی سواری، زینت اور آسائش کے لئے تخلیق کیا گیا ہے۔ (۵۶) کچھ جانوروں کی تخلیق کو انسان کے لئے نعمت قرار دیا گیا ہے۔ (۵۷) گویا انسان اور حیوان ایک جزء لاینفک ہے۔ انسان اس پر سواری کرتا ہے۔ اس سے کھیتی باڑی کرتا ہے، کھال سے مشکیزے آلات حرب اور لباس بناتا ہے۔ اون سے کپڑے، دودھ سے مکھن غرض جانوروں سے بے انتہاء فوائد حاصل کرتا ہے۔ یہ تمام باتیں انسانوں کے ساتھ حیوانات کے تعلق اور ان کی اہمیت کو نمایاں کرتی ہیں۔ اسی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے قرآن پاک نے کہا ہے!

زَيْنَ النَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النَّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ  
مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ - (۵۸)  
خوشنما و مزین کیا گیا ہے لوگوں کے لئے مرغوب چیزوں کی محبت مثلاً  
عورتیں، اولاد، اکھٹا کئے ہوئے خزانے، سونے چاندی اور نشان لگے ہوئے  
گھوڑے اور چوپائے اور کھیتیاں۔

یعنی جس طرح اولاد خوشنمائی و زینت کا سامان ہیں اسی طرح حیوان ہیں۔

### حیوانات کا تذکرہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں

حدیث نبوی ﷺ کے مرتب شدہ مجموعات کا مطالعہ کرتے ہیں تو حیرت انگیز  
طور پر یہ بات سامنے آتی ہے کہ جس طرح محدثین نے انسانی حقوق اور ان سے سلوک کی  
وضاحت کی ہے بعینہ اسی طرح حیوانات کے بارے میں جملہ تفصیلات فراہم کیں ہیں اور کوئی  
بھی حدیث کی کتاب اس سے خالی نہیں ہے۔ میں یہاں بطور مثال کے حدیث کی مستند ترین  
کتب صحاح ستہ میں سے صرف صحیح مسلم کے چند ابواب پیش کر رہا ہوں۔

امام مسلم نے کتاب الامارہ کے ذیل میں یہ باب قائم کیا ہے۔ باب مراعاة  
مصلحة الدواب فی السیر والنہی عن التعریس فی الطریق، سفر میں جانوروں کو  
رعایتیں دینا اور جانوروں کے راستے سے ہٹ کر قیام کرنے کا حکم، اس باب کے تحت دو  
احادیث پیش کی ہیں، اس کے بعد پھر باب ہے باب الامر باحسان الذبیح و القتل و  
تحديد الشفر ذبح اور قتل اچھے طریقے سے کرنے اور چھری تیز رکھنے کا حکم، تاکہ جانور کو  
تکلیف نہ ہو۔

پھر یہ باب ہے باب النهی عن صبر البهائم جانوروں کو باندھ کر مارنے کی  
ممانعت، اس باب کے ذیل میں بھی سات احادیث ہیں، پھر مستقل نئی کتاب کتاب الاضاحی  
اور کتاب اللباس والزینتہ کے نام سے قائم کر کے اس کے ذیل میں متعدد ابواب قائم کئے ہیں  
جن میں قربانی کا وقت، سفر میں گھنٹی اور کتے رکھنے کی ممانعت، اونٹ کی گردن میں تانت کا  
قلاوہ ڈالنے کی ممانعت، جانوروں کے منہ پر مارنے اور داغنے کی ممانعت، جیسے موضوعات کو

زیر بحث لائے ہیں، کتاب السلام کے ذیل میں۔ جانوروں کو بغیر ایذاء کے قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ باب النهی عن قتل النمل چیونٹی کے مارنے کی ممانعت، باب تحريم قتل الهرة بلی کے مارنے کی ممانعت، جانوروں کو کھلانے پلانے کی فضیلت، کے عنوان سے ابواب قائم کر کے ایسا محسوس ہوتا ہے محدثین نے اس طرف متوجہ کیا ہے کہ سلوک و معاملات میں جس طرح انسانوں کے لئے احکامات ہیں اسی طرح جانوروں کے لئے بھی ہیں، جس طرح مخلوقات میں انسانوں کو اہمیت حاصل ہے۔ اسی طرح حیوانوں کو بھی حاصل ہے یہ حدیث کی ایک کتاب کے صرف چند ابواب ہیں، اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کتب احادیث میں حیوانات کے حقوق سے متعلق کتنے واضح و مفصل احکامات موجود ہیں۔ (۵۹)

### حیوانات کا تذکرہ فقہ میں

فقہاء نے قرآن کریم و حدیث سے استخراج کر کے کتب فقہ میں حیوانات سے متعلق ہر قسم کی تفصیلات جمع کر دی ہیں۔ جس میں جانوروں کو پالنے، قید کرنے (۶۰) انہیں ذبح کرنے، خرید و فروخت کرنے، استعمال کرنے کے جملہ احکامات موجود ہیں اور کوئی بھی فقہ کی بڑی کتاب ان مباحث سے خالی نہیں ہے۔

### آپ ﷺ کی جانوروں سے محبت و شفقت

آپ ﷺ کو جانوروں سے بھی محبت تھی، اگر کسی جانور کا نام خراب ہوتا، جیسے ایک گھوڑا آپ ﷺ نے خرید اس کا نام خرس تھا یعنی مرکھنا، بدکنے والا، تو آپ ﷺ نے اس کا نام بدل کر سب (پانی کی طرح سبک رفتار اور تیز چلنے والا) رکھ دیا۔ (۶۱) آپ ﷺ کے پاس بہت سے جانور تھے، ابن قتیبہ کے مطابق پیچھے گھوڑے السبک، المر تجز، لزاز، الظرب، اللخيف، الورد ایک خچر دل دل نامی ایک گدھا یحضور نامی تین اونٹنیاں، القصواء، الجذعاء، العضباء اور ایک اونٹ الاورق نامی تھا۔ (۶۲) امام حلی نے گھوڑوں کی تعداد سات بیان کی ہے۔ جس میں سب سے نامی گھوڑے کا اضافہ ہے اور الظرب کی جگہ طرف نام بیان کیا ہے اور گدھوں کی تعداد دو بیان کی ہے۔ بعض علماء نے یہ تعداد چار تک بیان کی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے پاس بھیڑوں کی تعداد ایک سو سے سات سو تک بیان کی گئی ہے۔ جسے أم ایمن

چرانے لے جاتی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا بھیڑیں پالا کرو کیونکہ یہ برکت کی چیز ہے۔ آپ ﷺ کے پاس کچھ بکریاں بھی تھیں۔ ایک سفید مرغ پال رکھا تھا جو گھر ہی میں رہتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا سفید مرغ پالا کرو جس گھر میں سفید مرغ ہوتا ہے وہاں شیطان اور جادو قریب بھی نہیں آتا۔ (۶۳) آپ ﷺ نے فرمایا مرغ کو برانہ کہو کیونکہ وہ اذان دے کر نماز کے لئے جگاتا ہے۔ (۶۴)

آپ ﷺ کو اپنی بیویوں کے بعد سب سے زیادہ جس چیز سے محبت تھی وہ گھوڑے تھے۔ (۶۵) آپ ﷺ نے فرمایا گھوڑا پالنا بہت اچھا کام ہے۔ اس لئے کہ گھوڑے کی پیشانی میں خیر و برکت ہوتی ہے۔ (۶۶) اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا اونٹ پالنا عزت کا باعث ہے۔ (۶۷) آپ ﷺ کی محبت و شفقت ہی ہے جس کے سبب آپ ﷺ نے حکم دیا سرسبزی کے زمانے میں دوران سفر سواری کو چرنے کا موقع دو اور قحط سالی کے زمانے میں سفر کو جلدی طے کرو تاکہ جانور کو بھوک پیاس کی تکلیف نہ ہو۔ (۶۸) آپ نے حکم دیا کہ کوئی شخص کسی جانور کے بچے کو پکڑ کر اس کو تکلیف نہ پہنچائے۔ (۶۹) فرمایا کسی جانور کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ (۷۰) کسی جانور کو بے ضرورت قتل نہ کرو، ورنہ قیامت کے دن اس کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔ (۷۱) جانور کو ذبح کرتے وقت چھری تیز رکھو تاکہ اسے تکلیف نہ پہنچے۔ (۷۲) بلکہ چھری بھی جانور کے سامنے تیز نہ کرو۔ (۷۳) جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ (۷۴) فرمایا جب کوئی جانور خرید کر لاؤ تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعاء پڑھا کرو!

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا  
وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ - (۷۵)

اے اللہ میں تجھ سے اس کی خیر طلب کرتا ہوں اور اس خیر کو طلب کرتا ہوں جس خیر پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اور میں اس کی برائی پر تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس برائی پر تو نے اسے پیدا کیا ہے۔

مشہور محدث صحابیؒ کی کنیت ابو ہریرہ (بلبی کا باپ) آپ ﷺ ہی کی دی ہوئی تھی۔

جسے آپ نے حرز جان بنالیا اور اسی نام سے شہرت پائی۔ (۷۶)

سیرت حلبیہ (۷۷) اور ضیاء التنبی (۷۸) میں آپ ﷺ کی جانوروں بالخصوص گھوڑوں سے محبت کی متعدد روایات منقول ہیں لکھتے ہیں!

حضور ﷺ تمام جانوروں میں گھوڑوں سے زیادہ محبت کرتے تھے۔ ان کی عزت کرتے ان کی تعریف کرتے اور ان کے بارے میں وصیت فرماتے۔

حضور ﷺ نے ان کی پیشانی اور دم کے بال کاٹنے سے منع فرمایا۔

نعیم بن ابی ہند کہتے ہیں میں نے دیکھا حضور ﷺ اپنی چادر سے گھوڑے کے منہ کو صاف کر رہے تھے۔ آپ سے سوال کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ فرمایا!

آج جبریل نے گھوڑوں کے بارے میں مجھے عتاب فرمایا ہے۔

اور ایک دفعہ اپنی قمیص کی آستین سے گھوڑے کے منہ کو صاف کیا۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا گیا ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا!

الخیل معقودہ فی نواصیہا الخیر الی یوم القیامۃ -

دوسری حدیث میں فرمایا!

البرکۃ فی نواصی الخیل

گھوڑوں کی پیشانیوں میں اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے خیر و برکت رکھ دی ہے۔

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ جانوروں کو کس حد تک پسند کرتے تھے اور ان سے کتنی محبت و شفقت فرماتے تھے۔

آپ ﷺ سے جانوروں کی عقیدت و محبت اور فرماں برداری

جس طرح آپ ﷺ جانوروں سے محبت کرتے تھے اسی طرح جانور بھی آپ

ﷺ سے محبت کرتے تھے، صرف محبت ہی نہیں بلکہ آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کرتے، اور

آپ کے حکم کی فرماں برداری کرتے تھے، سیرت نگاروں نے اس حوالہ سے بے شمار واقعات

نقل کئے ہیں ان میں سے کچھ واقعات جو درجہ صحت تک پہنچتے ہیں پیش خدمت ہیں۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کیا گیا ہے کہ انصار کے ایک گھرانے کا ایک

اونٹ تھا جس پر وہ پانی کے مشکیزے لاد کر لایا کرتے تھے۔ اس نے ایک دفعہ سرکشی شروع کر دی۔ وہ اپنی پشت پر نہ کسی کو سوار ہونے دیتا نہ سامان لادنے دیتا۔ اس کے مالک حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا اونٹ ہے جس پر ہم پانی کے مشکیزے لاد کر لاتے ہیں، اب اس نے ہمارے ساتھ سرکشی شروع کر دی ہے، نہ ہمیں اپنے اوپر سوار ہونے دیتا ہے نہ کوئی بوجھ لادنے دیتا ہے، اس کی اس سرکشی سے ہمارے نخلستان اور کھیت خشک ہو رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہؓ کو فرمایا اٹھو چلیں۔ اس اونٹ کے مالک کے ذریعے پر تشریف لے گئے، حویلی میں داخل ہوئے تو دیکھا اونٹ ایک کونے میں کھڑا ہے۔ رحمت عالم چل کر اس کی طرف گئے۔ انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ تو باؤ لے کتے کی طرح ہو گیا ہے، حضور ﷺ اس کے قریب تشریف نہ لے جائیں مبادا وہ تکلیف پہنچائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔ اونٹ نے جب نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا تو دوڑ کر آیا اور حضور ﷺ کے سامنے سجدہ میں گر گیا اور اپنے منہ کا حصہ حضور ﷺ کے سامنے زمین پر رکھ دیا۔ سرور عالم ﷺ نے اس کی پیشانی کے بالوں کو پکڑ لیا۔ وہ بالکل تابع فرمان بن گیا۔ حضور ﷺ نے اس کو حکم دیا جو کام اپنے مالک کا وہ پہلے کیا کرتا تھا وہ اب بھی کیا کرے۔ صحابہ کرام نے یہ منظر دیکھا تو عرض پیرا ہوئے یا رسول اللہ ﷺ! یہ جانور ہے اسے کوئی سمجھ نہیں ہے۔ اس نے آپ ﷺ کو سجدہ کیا ہے۔ ہم تو عقل و فہم کے مالک ہیں ہمارا زیادہ حق ہے کہ حضور ﷺ کو سجدہ کریں۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ کسی انسان کے لئے درست نہیں کہ کسی انسان کو سجدہ کرے۔ اگر یہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، کیونکہ خاوند کا حق عورت پر سب سے زیادہ ہے۔ (۷۹)

اسی طرح صحیح سند سے یعلیٰ بن مرہ الثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے!

انہوں نے کہا ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ شریک سفر تھے۔ ہمارا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جس پر اس کے مالک پانی کے مشکیزے لاد کر لایا کرتے تھے۔ جب اس اونٹ نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو بڑا بڑا اور گردن کا اگلا حصہ زمین پر رکھ دیا۔ حضور ﷺ رک گئے، پوچھا اس کا مالک کون ہے؟ وہ حاضر ہو گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ اونٹ مجھے فروخت



کردو۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بطور ہدیہ حضور کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ یہ اس خاندان کا اونٹ ہے جن کے پاس اس کے علاوہ کسب معاش کا کوئی ذریعہ نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر یہ بات ہے تو سنو تمہارے اونٹ نے تمہاری شکایت کی ہے کہ تم اس سے کام زیادہ لیتے ہو اور چارہ کم کھلاتے ہو۔ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ کام تھوڑا لے اور چارہ زیادہ ڈال۔ (۸۰)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ!

ایک اونٹ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گاہ میں حاضر ہوا، جب وہ حضور ﷺ سے قریب ہوا تو سجدہ میں گر پڑا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے لوگو! اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ چند انصاری جوان گویا ہوئے یہ ہمارا اونٹ ہے۔ حضور ﷺ نے پوچھا اسے کیا تکلیف ہے؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں سال تک ہم اس پر پانی کے مشکیزے لاد کر لاتے رہے ہیں اب یہ بوڑھا ہو گیا ہے، ہمارا ارادہ ہے ہم اس کو ذبح کر دیں۔ رحمت عالم نے فرمایا کیا تم مجھے یہ اونٹ فروخت نہیں کر دیتے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ اونٹ حضور ﷺ کا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو یہاں تک کہ اس کا مقررہ وقت (موت) آجائے۔ انصاری نوجوانوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نادان اونٹ نے حضور ﷺ کو سجدہ کیا، ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ حضور ﷺ کو سجدہ کریں۔ مرشد جن وانس نے فرمایا کسی انسان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کرے۔ (۸۱) یہ واقعہ بھی صحیح روایات سے کتب احادیث میں منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ!

انصار میں سے ایک شخص کے دو اونٹ تھے۔ دونوں مست ہو گئے۔ انہیں اس نے ایک چار دیواری میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا۔ پھر وہ اللہ کے پیارے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے ارادہ کیا کہ حضور ﷺ کو بلائے۔ نبی کریم ﷺ چند انصار کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ایک ضروری کام کے لئے حاضر خدمت ہوا ہوں۔ میرے دو اونٹ تھے وہ مست ہو گئے ہیں۔ میں نے ان کو ایک حویلی میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ حضور میرے لئے دعا فرمائیں

تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو میرا فرمانبردار بنائے۔ حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو فرمایا اٹھو میرے ساتھ چلو۔ حضور ﷺ تشریف لے گئے، جب دروازے پر پہنچے تو مالک کو حکم دیا کہ دروازہ کھولو۔ وہ دروازہ کھولنے سے جھجکا مبادا اونٹ حضور ﷺ کو تکلیف پہنچائیں۔ حضور ﷺ نے سختی سے حکم دیا کہ دروازہ کھولو۔ اس نے دروازہ کھولا ایک اونٹ دروازے کے پاس بیٹھا تھا اس نے جب حضور ﷺ کو دیکھا تو فوراً سجدہ میں گر گیا۔ حضور ﷺ نے اس کے مالک کو کہا جاؤ رسی لے آؤ تاکہ میں اس کا سر باندھ دوں اور اس کو تیرے حوالے کر دوں۔ وہ جلدی ت رسی لے آیا۔ حضور ﷺ نے اس کو باندھا، فرمایا لے لو۔ پھر حویلی کے آخری کنارے پر دوسرا اونٹ کھڑا تھا اس نے جب حضور ﷺ کو دیکھا تو وہ بے چون و چرا سجدہ میں گر گیا۔ اس کے لئے بھی اس کے مالک کو رسی لانے کا حکم دیا۔ وہ لے آیا۔ حضور ﷺ نے اسی طرح اس اونٹ کا سر باندھ دیا اور اس کی تکلیل اس کے مالک کے حوالے کر دی۔ آخر میں فرمایا!

اذھب فانھما لا یعصیانک- (۸۲)

لے جاؤ اب یہ تیری نافرمانی نہیں کریں گے۔

مذکورہ بالا واقعات میں جانوروں کے سجدے کا ذکر آیا ہے ملاخاطر لکھتے ہیں یہ سجدہ تعظیمی تھا، سجدہ عبادت نہیں تھا۔ اس لئے کہ سجدہ عبادت نہ انسانوں کے لئے جائز ہے نہ حیوانوں کے لئے۔ (۸۳)

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت ابو طلحہؓ کے ست رفتار گھوڑے کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ اس کی سواری فرمائی اور واپسی پر فرمایا: یہ تو دریا ہے، آپ ﷺ کے اس فرمان کا نتیجہ تھا کہ اب کوئی گھوڑا رفتار میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ (۸۴)

یہ تو آپؐ کی اطاعت کا عالم ہے، آپ کے غلاموں کو بھی حیوانات پہچانتے اور حکم کی اطاعت کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے غلام کا دلچسپ قصہ منقول ہے!

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہؓ کا بیان ہے کہ میں سمندر میں ایک کشتی پر سوار ہوا۔ وہ کشتی ٹوٹ گئی۔ پس میں اس کے ایک تختے پر چڑھ بیٹھا اور ایک جنگل میں جا نکلا جس میں شیر تھے۔ اچانک ایک شیر آیا جب میں نے اُسے دیکھا تو کہا: اے

ابو الجارث! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام سفینہ ہوں۔ یہ سن کر شیر دم ہلاتا ہوا آیا یہاں تک کہ میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا پھر میرے ساتھ چلا جیسے کہ مجھے راستے پر ڈال رہا ہو۔ آخر میں یوں دھاڑا جیسے مجھے الوداع کرتا ہو۔ (۸۵)

ان واقعات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جانور بھی آپ ﷺ کی نبوت سے آگاہ ہوتے ہیں اور آپ ﷺ کے حکم کی اطاعت کرتے ہیں۔



(جاری ہے)

## حواشی و حوالہ جات

- ۱۔ ارشاد ربانی ہے!
- وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَهُمْ فِي الْوَجْرِ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا -
- (سورہ الاسراء آیت ۷۰)
- یعنی آسمانوں اور زمینوں میں موجود تمام مخلوقات پر بنی نوع انسان کو فضیلت دی گئی ہے،
- ۲۔ دیکھئے سورہ الزمر، آیت ۹،
- ۳۔ سورہ انبیاء، آیت ۱۰۷،
- ۴۔ مسلم بن الحجاج ابی الحسین، القشیری، صحیح مسلم مترجم عابد الرحمن صدیقی (کراچی، قرآن محل) کتاب التوبہ باب فی سحر رحمۃ اللہ / ۳۶۸ / ج-۳ / ص ۷۸۱،
- ۵۔ سورہ المدثر، آیت ۳۱،
- ۶۔ مرتضیٰ حسن، قائم رضا، جامع نسیم اللغات (لاہور، غلام علی اینڈ سنز ۱۹۹۶ء) ص ۳۸۳،
- ۷۔ ایضاً، ص ۳۹۸،
- ۸۔ ابو جیب، سعید، القاموس الفقہیہ لغۃ واصطلاحاً (بیروت، دار الفکر ۱۹۸۲ء) ص ۱۰۹،
- ۹۔ دیکھئے سورہ العنکبوت، آیت ۶۳، وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا

- يَعْلَمُونَ اى الحياة الدائمة التى لا يعقبها الموت -
- ١٠- الد میری، کمال الدین۔ حیات الخیوان مترجم محمد عباس فچپوری، محمد عرفان سردهنوی و نثار احمد وغیرہ (لاہور، ادارہ اسلامیات ۱۹۹۲ء) مقدمہ ج-۱/ ص ۳۸، بحوالہ ابجد العلوم، ص ۴۶۷،
- ١١- رفیق خاور، اردو تھیسیار (اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان ۱۹۹۳ء) ص ۱۷۹،
- ١٢- ایضاً ص ۱۷۸،
- ١٣- ندوی، مجیب اللہ، اسلامی قانون محنت و اجرت (لاہور، مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لاہور، نوبت روڈ) ص ۲۲۰،
- ١٤- السباعی، ڈاکٹر مصطفیٰ، پرانے زمانہ کا ایک عجوبہ (لکھنؤ، پندرہ روزہ تعمیر حیات مترجم انور حسن ۲۵/ مارچ ۱۹۹۶ء)، ص ۲۱-۲۲،
- ١٥- چانکیہ، کولتلیہ، ارتھ شاستر مترجم سلیم اختر (لاہور، نگارشات ۱۹۹۹ء) ص ۱۶۰،
- ١٦- ایضاً، ص ۱۶۱،
- ١٧- ایضاً، ص ۱۶۳، اور ہاتھیوں کے لئے دیکھئے ص ۱۷۲،
- ١٨- ایضاً، ص ۱۷۰،
- ١٩- ایضاً، ص ۱۷۳، وغیرہ،
- ٢٠- اَبی تمام، تسہیل الدراسة فی ترجمة الحماسة مترجم ذوالفقار علی دیوبندی،
- ٢١- قطب الدین، نواب محمد، مظاہر حق شرح مشکوٰۃ مرتب عبداللہ جاوید (دارالاشاعت کراچی) ج ۴/ ص ۳۷، اور سیرت النبیؐ، شبلی نعمانی، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، ج-۶/ ص ۳۰۲،
- ٢٢- المنجد فی الاعلام (دارالمشرق بیروت/ دارالقرآن انتشارات اسماعیلیان ۱۳۴۲) میں لکھا ہے الناقة التى كانت تعقل فى الجاهلیة عندقبر صاحبها فلا تعلف ولا تسقى حتى تموت، ص-۴۹،
- ٢٣- Muhammad Encyclopaedia of seerah by Afzalur Rahman (Pub: London. The Muslim Schools Trust, Jul 1981) Vol-1, p 52,
- اور مظاہر حق نواب محمد قطب الدین، ج ۴/ ص ۴۲،

- ۲۴۔ بلخ الدین، شاہ، روشنی (غففر اکیڈمی ۱۹۷۸ء) ص ۱۵ اور مظاہر حق، ج ۴ / ص ۴۶، سیرت النبی، ج ۶ / ص ۳۰۲، ص ۱۲۵،
- ۲۵۔ جاگلڑا، عبدالرزاق، شان سید المرسلین و خاتم النبیین، ص ۱۲۵،
- ۲۶۔ السجستانی، ابوداؤد سلیمان بن اشعث: سنن ابوداؤد کتاب النہی عن الوسم فی الوجہ ۳ / ۵۷، صحیح مسلم کتاب اللباس باب کراہۃ قلاۃ ۶ / ۶۳،
- ۲۷۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ (لاہور، دانش گاہ پنجاب ۱۹۸۶ء) ج ۱۹ / ص ۷۷، سنن ابوداؤد اور ترمذی سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ دیکھئے سنن ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی التحریش بین البھائم ۳ / ۵۶، اور سنن ترمذی کتاب الجہاد باب فی التحریش ۳ / ۲۱۰،
- ۲۸۔ السجستانی، ابوداؤد، سنن ابوداؤد کتاب الجہاد باب الامراض المکفرۃ ۳ / ۳۶۹ اور
- Muhammad Encyclopaedia of Seerah, Vol-1, p-53,
- ۲۹۔ سنن ابوداؤد کتاب الجہاد باب کراہیۃ حرق العدو بالنار ۳ / ۱۲۶، اردو دائرہ معارف اسلامیہ ج ۱۹ / ص ۱۴۷،
- ۳۰۔ مسلم بن الحجاج، ابی الحسین، صحیح مسلم مترجم عابد الرحمن صدیقی کاندھلوی کراچی، (قرآن محل مولوی مسافر خانہ) کتاب اللباس و الزینۃ باب کراہۃ قلاۃ التورفی رقبة البعیر ۶ / ۶۳، اور ۱۲۵ حدیث ۸۳۵ صحیح البخاری کتاب الجہاد باب ما قبل فی الجرس ۴ / ۱۸،
- ۳۱۔ الدیمیری، کمال الدین۔ حیات الحیوان مترجم، ج ۱ / ص ۴۰،
- ۳۲۔ بوڈلے، آر۔ وی۔ سی، محمد رسول اللہ ﷺ، مترجم محمد علی چراغ (لاہور، نذیر پبلیکیشنز ۱۹۹۶ء) ص ۱۹۴،
- ۳۳۔ سورۃ الاعراف، ۷ / ۶۳، الکھف ۱۸ / ۶۱، الصافات ۳۷ / ۱۴۲، القلم ۶۸ / ۴۸،
- ۳۴۔ سورۃ الاعراف ۷ / ۱۰۷، ط ۲۰ / ۲۰، الشعر ۲۶ / ۳۲،
- ۳۵۔ سورۃ البقرہ ۲ / ۷۳، المائدہ ۵ / ۶۰، الانعام ۶ / ۱۴۵، النحل ۱۶ / ۱۱۵،
- ۳۶۔ سورۃ آل عمران ۳ / ۱۴، الانفال ۸ / ۶۰، النحل ۱۶ / ۸، الاسراء ۱۷ / ۶۳، ص ۳۸ / ۳۱، الحشر ۵۹ / ۶،
- ۳۷۔ سورۃ یوسف ۱۲ / ۱۳-۱۴، ۱۷،
- ۳۸۔ سورۃ الفیل، ۱۰۵ / ۳

- ۳۹۔ سورۃ المائدہ ۵/۳۱،
- ۴۰۔ سورۃ النمل ۲۷/۲۰،
- ۴۱۔ سورۃ العنکبوت ۲۹/۳۱،
- ۴۲۔ سورۃ النحل ۱۶/۱۰۵،
- ۴۳۔ سورۃ البقرہ ۲/۶۵، الاعراف ۷/۱۶۶، المائدہ ۵/۶۰،
- ۴۴۔ سورۃ الاعراف ۷/۱۷۶، الکہف ۱۸/۴۲،
- ۴۵۔ سورۃ النحل ۱۶/۶۸،
- ۴۶۔ سورۃ الانعام ۶/۱۴۳، الاعراف ۷/۷۳، ۷۷، یوسف ۱۲/۷۰، ۸۲، ۹۳، ہود ۱۱/۶۳، الاسراء ۱۷/۵۹، الشعراء ۲۶/۱۵۵، القمر ۵۴/۲۷، الغاشیہ ۸۸/۷۱، الشمس ۹۱/۱۳،
- ۴۷۔ سورۃ البقرہ ۲/۶۷، الانعام ۶/۱۴۳، ہود ۱۱/۶۹، یوسف ۱۲/۴۳، ۴۶،
- الذاریات ۵۱/۲۶،
- ۴۸۔ سورۃ الانعام ۶/۱۴۳، طہ ۲۰/۱۸، الانبیاء ۲۱/۷۸، سورہ ص، ۳۸/۲۳-۲۴،
- ۴۹۔ سورۃ النمل ۲۷/۱۸،
- ۵۰۔ سورۃ البقرہ ۲/۲۶، سورۃ الحج ۲۲/۷۳،
- ۵۱۔ سورۃ النحل ۱۶/۸،
- ۵۲۔ سورۃ الاعراف ۷/۱۳۳،
- ۵۳۔ سورۃ الاعراف ۷/۱۳۳،
- ۵۴۔ سورۃ البقرہ ۲/۲۵۹، النحل ۱۶/۸، الحجۃ ۶۲/۵، المدثر ۷۴/۵۰،
- ۵۵۔ سورۃ الاعراف ۷/۱۳۳، القمر ۵۴/۷،
- ۵۶۔ مثلاً فرمایا وَالنَّحْلِ وَالْبَعَالِ وَالْحَمِيرِ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً، سورۃ النحل ۱۶/۸، وَالْاَنْعَامِ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ، سورۃ النحل ۱۶/۵، فرمایا جَعَلَ لَكُمْ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ، سورۃ مومن ۳۰/۷۹، فرمایا مَتَاعًا لَّكُمْ، النازعات ۷۹/۳۳ اور عیسٰی ۸۰/۳۲،
- ۵۷۔ فرمایا وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً، المؤمنون ۲۳/۲۱، فرمایا اَفَلَا يَنْظُرُونَ اِلَى الْاَيْلِ كَيْفَ خُلِقَتْ، الغاشیہ ۸۸/۷۱،

- ۵۸۔ سورة آل عمران ۳/۱۳،
- ۵۹۔ تفصیل کے لئے دیکھئے صحیح مسلم و دیگر کتب احادیث،
- ۶۰۔ الکتانی، عبدالحی، نظام الحكومة النبوية المسمیٰ التراتیب الادارية، (بیروت، دارالکتب العربی سن نامعلوم) ج/۱ ص ۳۴۰-۳۴۱،
- ۶۱۔ حلبي، علی ابن برهان الدین، سیرت حلبيہ (أم السیر) مترجم مولانا محمد اسلم قاسمی (کراچی) دارالاشاعت اردو بازار ۱۹۹۹ء) ج/۶ ص ۴۵۴،
- ۶۲۔ ابن قتیبہ، ابی محمد عبداللہ بن مسلم، الدینوری (۲۱۳ھ - ۲۷۶/۸۲۸ھ - ۸۸۹ھ) المعارف مترجم علی محسن صدیقی، قرطاس اداره تصنیف و تالیف کراچی یونیورسٹی سنہ طباعت غالباً ۱۹۹۸ء) ص ۱۴۵،
- ۶۳۔ حلبي، علی بن برهان الدین۔ سیرت حلبيہ، ج/۶ ص ۴۵۷،
- ۶۴۔ بلوغ الامانی، ج/۱۹ ص ۳۳۲،
- ۶۵۔ حلبي، علی بن برهان الدین، سیرت حلبيہ، ج/۶ ص ۴۵۴،
- ۶۶۔ مسعود احمد، منہاج المسلمین (کراچی، جماعت المسلمین، نارتھ کراچی ۱۹۹۱ء) ص ۶۵۵،
- ۶۷۔ سنن ابن ماجہ، ج/۲ ص ۴۷، فرمایا الابل عز لاهلها اونٹ اپنے پالنے والوں کے لئے عزت کا ذریعہ ہے۔
- ۶۸۔ صحیح مسلم کی روایت ہے اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظها من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فاسرعو علیہا السیر منہاج المسلمین، ص ۲۶۵
- ۶۹۔ بلوغ الامانی، ج/۱۹ ص ۸۷، اور دیکھئے! Muhammad Encyclopaedia of seerah Vol-1, p 53,
- ۷۰۔ مسعود احمد، منہاج المسلمین، ص ۶۶۶،
- ۷۱۔ بلوغ الامانی، ج/۱۷ ص ۱۵۴،
- ۷۲۔ مسعود احمد، منہاج المسلمین، ص ۶۶۷،
- ۷۳۔ الالبانی، محمد ناصر الدین، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (الریاض مکتبۃ المعارف) (۱۹۸۷ء) ج/۱ جزء ۱/ ص ۳۲،
- ۷۴۔ مسعود احمد منہاج المسلمین، ص ۶۶۷،
- ۷۵۔ بلوغ الامانی، ج/۱۶ ص ۶۱۳،

- ۷۶۔ Muhammad Encyclopaedia of seerah Vol-1, p 53,
- ۷۷۔ حلبی، علی بن برحان الدین، سیرت حلبیہ، ج ۶ / ص ۴۵۴،
- ۷۸۔ کرم شاہ، پیر محمد، الازھری، ضیاء النبی (لاہور، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، ۱۴۱۸ھ) ج ۵ / ص ۶۰۵،
- ۷۹۔ دیکھئے مسند احمد، ج ۳ / ص ۱۵۸، کشف الأستار، ج ۳ / ص ۱۵۱، دلائل النبوة ابي نعیم اصفہانی، ج ۲ / ص ۴۹۱، مجمع الزوائد، ج ۹ / ص ۴، الترغیب والترہیب، ج ۴ / ص ۱۲۳، الشماکل ابن کثیر، ص ۲۶۲ وغیرہ،
- ۸۰۔ کرم شاہ، پیر محمد، الازھری، ضیاء النبی، ج ۵ / ص ۸۱۸،
- ۸۱۔ سنن الدارمی، ج ۱ / ص ۱۸، حدیث نمبر ۷، مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۱۱ / ص ۴۹۰، دلائل النبوة للبیہقی ج ۶ / ص ۱۸، اور دلائل النبوة ابي نعیم اصفہانی، ج ۲ / ص ۴۹۳، شماکل ابن کثیر ص ۲۷۱،
- ۸۲۔ مسند احمد، ج ۳ / ص ۳۱۰، اور سنن الدارمی ج ۱ / ص ۱۹، حدیث نمبر ۱۸، مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۱۱ / ص ۴۷۳، مسند عبد بن حمید ص ۳۳۷، حدیث نمبر ۱۱۲۲، دلائل النبوة ابي نعیم اصفہانی، ج ۲ / ص ۴۹۱، دلائل النبوة للبیہقی، ج ۶ / ص ۲۲، کنز العمال، ج ۱۱ / ص ۴۱۷، شماکل ابن کثیر، ص ۲۶۳، مجمع الزوائد، ج ۹ / ص ۴، سبل الھدی والرشاد، ج ۲ / ص ۳۹۲،
- ۸۳۔ ملاخاطر، خلیل ابراہیم، محبة النبی و طاعته بین الانسان و الجماد (جدہ، دار القبلۃ للثقافة الاسلامیة ۱۹۹۸ء) ص ۵۲،
- ۸۴۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری کتاب الجھاد باب الفرس القطوف اور باب السرعة و الركض فی الفزع اور باب امر ركوب علی الدابة صحیح مسلم کتاب الجھاد باب شجاعة النبی حدیث ۴۸-۴۹،
- ۸۵۔ مصنف عبدالرزاق، ج ۱۱ / ص ۲۸۱، المستدرک للحاکم، ج ۳ / ص ۶۰۶، دلائل النبوة للبیہقی ج ۶ / ص ۴۵، حلبیہ الاولیاء، ج ۱ / ص ۳۶۹، معجم الکبیر، ج ۷ / ص ۹۳، مجمع الزوائد، ج ۹ / ص ۳۶۶، وغیرہ،